روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 5 نومبر 2009ء 16 ذیقعد 1430 ہجری 5 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 251

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سناوے اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار بغرض............انذار

چونکہ قرآن شریف واحادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر وثابت ہے کہ ہر یک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں۔ اس لئے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات ودیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار واقارب وواسطہ دار ہیں) ان کی بے راہیوں وبدعتوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے۔ ہر چند سمجھایا گیا، کچھ سنتے نہیں۔ ہر چند ڈرایا گیا، کچھ ڈرتے نہیں، اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپرواہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین .... کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں، لیکن ہمارے گھروں میں جو بدرسمیں پڑ گئی ہیں اگر چہ وہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں:۔

☆ ماتم کی حالت میں جزع فزا اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل .... نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں .... کے لئے قرآن میں یہ حکم ہے کہ صرف .... ہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔ (جاری ہے)

﴿مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 84﴾

غم کا گھونٹ

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند نہیں جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں انسان پیتا ہے۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ جلد8 ص88 حدیث نمبر:34409﴾

مطالعہ حقیقۃ الوحی

مجلس شوریٰ 2009ء کا فیصلہ ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ مکمل کتاب کا پرچہ جنوری 2010ء میں ہوگا۔ اس کے لئے بھرپور تیاری جاری رکھیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 403)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

''ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے''۔

﴿سیرت المہدی، بحوالہ الفضل 21 اکتوبر 1957ء صفحہ 6﴾

﴿ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

قوت سماعت کے ماہر کی آمد

مکرم سلیم شاہد صاحب ماہر قوت سماعت مورخہ 8 نومبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی قوت سماعت کا معائنہ کروانے کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/اکتوبر 2009ء کو قبل از نماز ظہر بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد سعید صاحب

مکرم محمد سعید صاحب ابن حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود المعروف سبز پگڑی والے 23/اکتوبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے دفتر وصیت ربوہ میں 34 سال بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ کراچی کے والد تھے آپ موصی تھے۔

مکرمہ مریم صغریٰ حق صاحبہ

مکرمہ مریم صغریٰ حق صاحبہ اہلیہ مکرم غفور الحق صاحب لندن 22/اکتوبر 2009ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت شیخ زین العابدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ 1960ء کی دھائی میں یوکے آئیں اور شعبہ ضیافت اور تربیتی کلاسز کی انتظامیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ ممتاز ناصر صاحبہ کی والدہ تھیں جو لجنہ یوکے کی جنرل سیکرٹری رہ چکی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری محمد صادق صاحب

مکرم چوہدری محمد صادق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ 19/اکتوبر 2009ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے والد محترم الحاج میاں پیر محمد صاحب ابن محترم میاں محمد دین صاحب تھے۔ آپ کے نانا حضرت فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ 1947ء میں زندگی وقف کی اور 55 سال تک تحریک جدید کے سندھ میں زرعی فارمز میں اور بعد ازاں وکالت تبشیر ربوہ میں بطور اکاؤنٹنٹ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ 1996ء میں تحریک جدید کی طرف سے بطور نمائندہ جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق پائی۔ انتہائی منکسر المزاج، بہت نیک، ہنس مکھ، خاموش طبع، عبادت گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن کے والد تھے۔

مکرم نور محمد صاحب

مکرم نور محمد صاحب مانگٹ اونچا 29/اگست 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت داد مانگٹ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی انچارج گیانا جنوبی امریکہ کے والد تھے۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حافظ محمد عمر صاحب ڈیرہ غازی خان 18/جون 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کے دادا حضرت مولوی محمد عثمان صاحب اور نانا حضرت حکیم عبدالخالق صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ

مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب درویش مرحوم آف قادیان 20/اگست 2009ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نہایت نیک، وفا شعار، دعا گو، خاموش طبع اور ہمدرد خاتون تھیں۔ اپنے درویش خاوند کے ساتھ پورا عہد درویشی نہایت صبر و شکر اور اخلاص و وفا کے ساتھ گزارا۔ آپ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ، صدر لجنہ بھارت اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ الکبیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر کراچی 28/اگست 2009ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ آپ کی والدہ حضرت غلام فاطمہ صاحبہ اور نانا حضرت مولوی فیض الدین صاحب سیالکوٹ، حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ مرحومہ ڈاکٹر ایسوسی ایشن لجنہ اماء اللہ کراچی کی تادم حیات صدر رہیں۔ مرحومہ کو سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔ خلافت سے وفا اور اطاعت کا جذبہ بے حد نمایاں تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب لاہور 22 نومبر 2007ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ آپ حضرت میاں محمد شفیع صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

مکرمہ رشیدہ طاہر صاحبہ

مکرمہ رشیدہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم آغا عبدالمجید صاحب آف ڈیرہ غازی خان 18 جون 2009ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نہایت نیک دینی شعائر کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے دادا حضرت مولوی محمد عثمان صاحب اور نانا حضرت حکیم عبدالخالق صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔

مکرم عبدالکریم صاحب

مکرم عبدالکریم صاحب سابق کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ 8 جون 2009ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت نیک، ملنسار، صوم و صلوٰۃ کے پابند مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ محبت اور عشق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کو 30 سال تک جامعہ احمدیہ میں خدمت کا موقعہ ملا اور محلّہ کی سطح پر مجلس انصار اللہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے فرض شناس اور محنتی انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب

مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب آف کھاریاں 14 مئی 2009ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے اور جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ قادیان میں احمدیہ سکول میں پڑھاتے رہے۔ تقسیم ہند کے بعد سرگودھا اور کھاریاں میں قیام کے دوران مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب چک نمبر 93/TDA ضلع لیہ 16 جون 2009ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نیک، نرم مزاج مہمان نواز اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنے والے مخلص انسان تھے۔ جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ آپ کو دو سال اسیر راہ مولا رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

مکرم عباس احمد باجوہ صاحب

مکرم عباس احمد باجوہ صاحب ابن مکرم محمد رفیق باجوہ صاحب کراچی 16 جون 2009ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت نیک، مخلص اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اخلاقی اور دینی معیار اور مالی قربانی کے لحاظ سے اپنے حلقہ میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔

مکرم صوفی منظور احمد صاحب

مکرم صوفی منظور احمد صاحب لبے ضلع سیالکوٹ 8 جون 2009ء کو موٹر سائیکل کے حادثے میں وفات پا گئے۔ مرحوم دیندار، اطاعت گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں رحمت علی صاحب مرحوم گلشن پارک لاہور 23 جولائی 2009ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نہایت صابرہ، شاکرہ، ملنسار اور نظام جماعت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مغل پورہ لاہور ہیں اور ایک بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب شعبہ ضیافت یوکے میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ

مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد نیر صاحب ہمبرگ جرمنی 9/اگست 2009ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ عزیزم عمران احمد خالد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے کی دادی تھیں۔

مکرم محمد صدیق لہرا صاحب

مکرم محمد صدیق لہرا صاحب ربوہ 9/اگست 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے اپنے محلّہ میں مجلس انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر اقبال صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کنری 4/اگست 2009ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کراچی کے حلقہ عزیز آباد کی صدر لجنہ رہیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور نوافل بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ نہایت مخلص، غریبوں اور بیواؤں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور کی والدہ تھیں۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات

اسوۂ حسنہ

آنحضرت ﷺ کی زندگی کے دن اور راتیں اگرچہ اس امر میں مساوی اور یکساں ہیں کہ آپؐ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنا حقیقی محبوب و مطلوب سمجھتے ہوں۔ دنیا و مافیہا ان کی نظر میں ہیچ ہو یا چاہتے ہوں کہ ہیچ ہو جائے اور ان کی نظر بکلی آخرت پر ہو۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور و معمور ہوں اور ان کی زبانوں پر ہر آن اس کا ذکر جاری رہے۔ آپؐ کی ذات اطہر وازکیٰ میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور اکمل و اجلیٰ نمونہ پیش کرنے کا کفیل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے لوگو! تم میں سے ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنی امیدیں پیش کرنے والے ہوں اور یوم آخر ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوں۔ رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ پایا جاتا ہے۔

شادمانی کا سامان

جس طرح آپؐ کے دن کے اوقات معمور ہوتے تھے۔ اسی طرح آپ کی راتوں کی گھڑیاں بھی انہی کاموں کے لئے وقف تھیں اور اسی میں آپ کی خوشی کا راز مضمر تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے۔

اے پیغمبر! رات کے وقتوں میں اور دن کے اطراف و حصص میں اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کر جس پر تیری خوشی اور خوشنودی کا دارومدار ہے۔

رات اور دن کے مشاغل میں فرق

مگر آپ کے دن کے مشاغل اور رات کے مشاغل میں ایک امتیاز اور فرق بھی پایا جاتا ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ دن کے اوقات میں چونکہ تجھے بہت بڑی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ (مزمل ع 1) جو گو سراسر خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر اس میں عملی پہلو غالب ہوتا ہے اور اس کی سرانجام دہی میں تجھے محنت شاقہ اور بہت تگ و دو سے کام لینا پڑتا ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں براہ راست لوگوں سے تجھے واسطہ پڑتا ہے اور علیحدگی اور تنہائی میں دعاؤں اور تسبیح و تحمید ذکر الٰہی کا موقع کم میسر آ سکتا ہے۔ اس لئے مخلوق کے ساتھ معاملت سے فارغ ہو کر خدا تعالیٰ کی جناب میں مناجات اور دعائیں کرنے کا زیادہ تر موقع تجھے رات کے اوقات میں ہی مل سکتا ہے۔ پس رات کے اوقات سے یہ کام لیا کرو اور آدھی رات یا اس سے کچھ کم و بیش حصہ قیام اور ناشئة الليل میں بسر کیا کر۔ چنانچہ فرمایا:

اے وہ شخص جس کے کندھوں پر ایک بھاری بوجھ ڈالا گیا ہے۔ رات کو قیام کر لیا کر۔ مگر کچھ قلیل حصہ (رات کا آرام بھی کیا کر) خواہ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے کجا وہ شخص جو رات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑا ہونے کی حالت میں اپنے رب کی عبادت میں گزارتا ہے اور ہر وقت آخرت کا خیال رکھتا ہے اور اپنے رب کی رحمت پر نظر رکھتا ہے (اور کجا اس نعمت سے محروم شخص)

رسول کریم ﷺ کے رات کے مشاغل کی تفصیل کی تو اس جگہ گنجائش نہیں ہے۔ اجمالی طور پر بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

رات کو کئی بار نماز کے لئے اٹھنا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کی رات اس طرح گزرا کرتی تھی کہ آپ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر چند نوافل پڑھتے اور دعائیں کرتے اور پھر لیٹ جاتے۔ پھر اٹھ کر نوافل پڑھتے اور پھر لیٹ جاتے۔ ہر بار جتنا وقت آپ سوتے قریباً اتنا ہی وقت نوافل میں گزارتے اور اس طرح سے مجموعی طور پر قریباً نصف رات آپ کی دعاؤں میں اور نوافل میں گزرتی اور نصف کے قریب سونے اور آرام لینے میں۔

تہجد میں قراءت کا اندازہ

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو رات کے وقت اس طرح پر نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ آپؐ پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے کہ ذوالملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة۔ وہ بہت ہی بڑی حکومت اور بادشاہت کا مالک ہے۔ اس کی شان بہت ہی بڑی ہے اور عظمت اسی کے لئے ہے۔ اس کے بعد آپ نماز شروع کرتے جس کے متعلق میں نے یہ دیکھا ہے کہ پہلی رکعت میں آپؐ نے سورۃ بقرہ ساری کی ساری پڑھی اور اس کے بعد رکوع بھی آپ نے قریباً اتنا ہی لمبا کیا جتنا لمبا قیام کیا تھا اور پھر رکوع کے بعد اسی طور پر قومہ اور پھر پہلا سجدہ اور پھر قعدہ بین السجدتین اور پھر دوسرا سجدہ۔ غرض ان ارکان میں سے ہر ایک رکن قریباً آپؐ کے قیام اور رکوع کے برابر ہی لمبا تھا۔ اسی طرح سے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جن میں آپؐ نے چار سورتیں، سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ (اور ایک روایت میں چوتھی رکعت میں سورۃ انعام پڑھنے کا ذکر ہے) پڑھیں۔

آخر شب کی ایک دعا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے گھر جا کر سویا۔ آنحضرت ﷺ کی باری اس رات حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھی۔ جب آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی وضو کر کے ساتھ شامل ہو گیا۔ آپؐ نے کل تیرہ رکعت نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے۔ جب لیٹ کر نماز کے لئے اٹھے تو آپؐ نے جو دعائیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔

اے اللہ میرے دل میں، آنکھوں میں، کانوں میں، دائیں بائیں، اوپر، نیچے، آگے، پیچھے نور ہی نور کر دے اور میرے حصہ میں نور ہی نور ہو۔ اے اللہ خود مجھے مجسم نور بنا دے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت جس کا اظہار انبیاء کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہوتا ہے۔ لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور میں لانا ہی ہے پس یہ دعا دراصل ایک محیط اور جامع دعا ہے۔ جو تمام جن و انس پر حاوی ہے۔

عام دعا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ رات کو آنحضرت ﷺ کے گھر میں تھا۔ آپؐ نے اٹھ کر سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات پڑھیں۔ پھر مسواک اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی جس میں آپ نے قیام اور رکوع و سجدہ بہت لمبا کیا۔ پھر لیٹ گئے۔ اسی طرح تین بار آپ نے اٹھ کر نماز پڑھی اور درمیان میں لیٹ جاتے رہے۔

اس حدیث میں سورۃ آل عمران کی جن آیات کا ذکر ہے۔ ان میں آنحضرت ﷺ کی تصدیق میں ظاہر ہونے والے آسمانی اور زمینی نشانوں کی طرف اشارہ کر کے اور ان سے فائدہ اٹھانے اور آپ کی تصدیق کرنے والوں اور بالمقابل ان سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کا انجام بتایا گیا ہے اور بد انجام سے بچنے کے لئے بعض دعائیں سکھلائی گئی ہیں۔ ان آیات کو پڑھ کر لوگوں کے لئے آپ دعائیں کیا کرتے تھے اور متکلم مع الغیر کے صیغہ میں دوسروں کی سیئات کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں بالالتزام شفیعانہ التجائیں کرتے تھے کہ یا الٰہی غافلوں کی آنکھیں کھول اور انہیں برے انجام سے بچا۔

زمانہ فتن کے لوگوں کے لئے دعائیں

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ قریباً ساری رات آپؐ نے اس دعا میں گزاری۔

ان تعذبهم فانهم عبادك......اور یہ وہ دعا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اپنی بگڑی ہوئی امت کے لئے بطور شفاعت کریں گے۔

تعہد اور تعلیم

رسول کریم ﷺ رات کو نہ صرف عبادت کرتے تھے بلکہ تعلیم و تربیت تعہد و نگرانی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی طرف بھی توجہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رات کو ایک دفعہ آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور باہر آ کر یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ یہ دونوں صاحب اس وقت اپنی اپنی جگہ پر نماز میں مشغول تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بہت پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمرؓ زیادہ اونچی آواز سے۔ اس کے بعد جب وہ دونوں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے پاس سے اپنے گزرنے کا ذکر فرمایا اور نماز میں دونوں کی آواز کی کیفیت بیان فرمائی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں اس خیال سے پست آواز سے پڑھتا ہوں کہ جس ہستی کی جناب میں میں اپنی عرض پیش کر رہا ہوں۔ وہ پست سے پست آواز کو بھی اسی طرح سنتی ہے جس طرح بلند آواز کو اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میری غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ کوئی سوتا ہو تو سن کر جاگ پڑے اور جاگتا ہو تو اس ذریعہ سے اس کی غفلت دور ہو جائے جس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو ارشاد فرمایا کہ کسی قدر بلند آواز سے پڑھا کریں۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ اٹھ کر صحابہؓ کے حالات دریافت فرماتے اور تعہد کرتے رہتے تھے اور اس سلسلہ میں بھی ان کی تعلیم و تربیت آپ کے پیش نظر ہوتی تھی۔

نوائب میں سب سے پہلے پہنچنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رات کو مدینہ شریف میں کسی طرف شور و غل ہوا جس سے کسی حادثے کا اندیشہ خیال کیا گیا۔ شور سن کر صحابہ کرامؓ اس طرف دوڑ پڑے۔ جب کسی قدر دور گئے تو دیکھا کہ آگے سے آنحضرتؐ اسی طرف سے واپس آ رہے ہیں اور ابوطلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہیں اور تلوار لگائی ہوئی ہے۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی خوف

اور فکر کی بات نہیں اور اس گھوڑے کی نسبت فرمایا کہ گھوڑا کیا ہے ایک سمندر ہے۔

مسامرہ

رسول کریم ﷺ بعض اوقات گھر میں رات کو ازواج مطہرہ کی خوشی کی خاطر خوش طبعی کی باتیں بھی کیا کرتے تھے اور ان کے مناسب حال کہانیاں بھی سنتے اور سناتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بعض ازواج رات کو بیٹھی آپس میں کچھ باتیں کر رہی تھیں اور ایک دوسری کو متفرق قصے کہانیاں سنا رہی تھیں۔ اسی سلسلہ میں ایک نے کہا کہ سب سے اچھی کہانی تو خرافہ والی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جانتی بھی ہو کہ خرافہ کون تھا۔ وہ بنی عذرہ میں سے تھا۔ اسے کسی دوسرے ملک کے لوگوں نے اپنا اسیر اور غلام بنالیا تھا۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں چیرہ دست لوگ موقعہ پاکر ایسا کرلیا کرتے تھے۔ وہ ایک عرصہ دراز تک ان میں رہا۔ اس کے بعد انہوں نے اسے اس کی قوم کی طرف واپس بھیج دیا۔ وہ اپنی قوم میں واپس پہنچ کر وہاں کے عجیب وغریب واقعات جو اس نے دیکھے تھے بیان کیا کرتا تھا۔

اسی طرح ام زرع والی حدیث میں گیارہ عورتوں کا جو ایک لمبا قصہ مذکور ہے اور جسے آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے سنا اور فرمایا میرا تمہارے ساتھ اس سے کچھ کم اچھا سلوک نہیں جو ابوزرع کا ام زرع کے ساتھ تھا۔ یہ بھی آپ کے اسی حصہ سیرت کی ایک مثال ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ جب صبح کی نماز کی سنتیں پڑھ چکتے تو اس وقت اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ مجھ سے باتیں کرنے لگتے تھے اور اگر میں ابھی سو رہی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔

رسول کریمؐ کا بستر

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد حضرت امام زین العابدین نے مجھ سے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کا بستر کیسا ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے گھر میں جو آپ کا بستر تھا۔ وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہی سوال میں نے حضرت حفصہؓ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے گھر میں آپؐ کا بستر ٹاٹ کا تھا جسے دوہرا کر دیا جاتا تھا اور اس پر آپؐ سوتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ اگر اس کی چار تہیں کر دی جایا کریں تو کچھ نرم ہو جائے۔ چنانچہ اس کی چار تہیں کر دی گئیں اور آپؐ اس پر سوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ آج میرے نیچے کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ وہی آپؐ کا بستر تھا۔ ہاں ہم نے اس کی تہیں بجائے دو کے چار کر دی تھیں۔ تاکہ نسبتاً کچھ نرم ہو جائے آپؐ نے فرمایا اسے پھر اسی طرح کر دو کیونکہ اس

باقی صفحہ 6 پر

مکرم لئیق احمد بلال صاحب

سیدنا حضرت عمرؓ خلافت، فراست اور تفقہ فی الدین

خلافت حضرت عمرؓ

حضرت عمرؓ دوسرے راشد خلیفہ تھے۔ وہ سختی سے اسی راہ پر گامزن رہے جس پر ان سے پہلے رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے پہلے خلیفہ چلے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کے مال اور اس کی مخلوق کے حقوق کا نگران اور محافظ سمجھا اور اس امانت کو کمال دیانتداری سے ادا کیا۔

خلیفہ ہوتے ہی انہوں نے خدا سے التجاء کی:۔

اے اللہ میں ضعیف ہوں مجھے قوت عطا کیجیو۔ میں سخت ہوں مجھے نرمی عطا فرمانا۔ میں بخیل ہوں مجھے سخی بنانا۔

پہلی بار منبر پر تشریف فرما ہوئے تو جہاں حضرت ابوبکرؓ پاؤں رکھتے تھے وہاں منبر کی پہلی سیڑھی پر بیٹھ گئے۔ کسی نے عرض کی آپ نیچے بیٹھ گئے ہیں جہاں ابوبکرؓ تشریف رکھتے تھے وہاں کیوں تشریف نہیں رکھتے۔ فرمایا:۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ جہاں ابوبکرؓ کے پاؤں پڑتے تھے وہیں بیٹھوں۔ اس سے آپ کی انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔

آپ کے بارہ میں یہ مشہور ہے کہ آپ کی طبیعت میں قدرے سختی تھی لیکن اس عہدہ جلیلہ کے بعد یہ سختی صرف ظالموں اور تعدی کرنے والوں کے لئے رہ گئی۔ ورنہ جہاں خدا کا حکم سنا۔ کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھا تو طبیعت میں رقت پیدا ہوگئی۔ آپ کی طبیعت کی نرمی اور رحم کے ثبوت کے لئے یہی کافی ہے کہ بازار سے نکلتے تو بچے دوڑ کر آپ کو تھام لیتے۔ اے پیارے باپ کہتے ہوئے آپ سے چمٹ جاتے آپ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ان سے پیار کرتے۔

آپ فرماتے ہیں میں ننگی تلوار تھا۔ مجھے اسلام نے میان میں کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے مجھے میان میں کیا۔

حضرت عمر راتوں کو مدینہ کے گلی کوچوں میں پھر کر حاجت مندوں، بھوکوں، ناداروں کا پتہ کرتے تھے ان کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ وہ بیت المال کی ایک ایک پائی کا حساب رکھتے تھے۔ اس کے مال کی حفاظت کرتے تھے۔ وہ مجاہدین جو محاذ پر ہیں ان کے اہل وعیال کی حفاظت کرتے تھے ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ سفر میں ہوں تو رات کو جاگ کر قافلہ کی نگہداشت فرماتے تھے۔

آپ عامل ان لوگوں کو مقرر کرتے جو خدا کی خشیت رکھنے والے ہوں۔ عبداللہؓ بن ارقم کو بیت المال کا چندہ سپرد کیا تو فرمایا اس سے زیادہ خدا کا خوف رکھنے میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

عبداللہؓ بن مسعود اور عمارؓ بن یاسر کو کوفہ بھیجا تو وجہ انتخاب آپ نے یہ فرمائی کہ یہ آنحضرت ﷺ کے اشراف صحابہ میں سے ہیں۔

جنہیں عمال مقرر کرتے ان کے اعمال پر کڑی نظر رکھتے۔ آپ کا دامن پاک تھا۔ اس لئے ہر والی کے دامن پر نظر رکھتے کہ کوئی اس پر داغ تو نہیں۔ ایک بار شام کے سفر میں آپ نے دیکھا۔ ذمیوں کو ٹیکس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے دھوپ میں کھڑا کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ لوگوں کو دکھ مت دو۔ وہ لوگ جو لوگوں کو دکھ اور عذاب پہنچاتے ہیں۔ اللہ قیامت کے دن انہیں عذاب میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ انہیں فوراً چھوڑ دیا گیا۔

ایک بوڑھے اندھے غیر مسلم کو مانگتے دیکھا تو بیت المال سے اسے روزینہ عطا کیا اور فرمایا:۔

اس کی جوانی سے تم نے فائدہ اٹھایا۔ اب بڑھاپے میں اسے زمانے کے سپرد کرتے ہو کہ جزیہ کی ادائیگی کے لئے مانگتا پھرے یہ انصاف نہیں۔

یہ تھی حضرت عمرؓ فاروق کی حکمرانی۔ اس کی بنیاد اسلامی تعلیم پر تھی جس کا مدار انصاف، حقوق کی ادائیگی اور خوف خدا پر تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ عمل کرتے تھے اور اسی پر اپنے عمال کو قائم رکھنے کی سعی فرماتے۔

امت کی خبرگیری

خلیفہ منتخب ہونے کے بعد آپ امت کے لئے ایک شفیق باپ کی طرح ہو گئے۔ امت یا رعایا کے افراد کی ضروریات کی ذاتی طور پر حاجت روائی کرتے اپنی اس ذمہ داری کو دوسروں کے کندھوں پر ڈال کر مطمئن ہونے والے نہ تھے۔ آپ راتوں کی نیند اور آرام ترک کر کے حاجتمندوں کے کام آتے اور اسے اپنا فرض سمجھتے۔

ایک رات زید بن اسلم کو ساتھ لے کر حضرت عمرؓ باہر نکلے۔ ایک جوان عورت نے آپ سے عرض کی میرے خاوند فوت ہوگئے میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے ہیں ہمارا ذریعہ آمد کوئی نہیں۔ میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں جو حدیبیہ کے مشہور تاریخی موقعہ پر موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو گھر آئے اونٹ پر سامان خوردنی لادا اسی پر کپڑے اور نفقہ رکھا اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے ہاتھ تھما کر کہا اسے لے جاؤ۔ اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ فضل کر دے گا۔ ساتھی نے کہا امیر المومنین آپ نے بہت زیادہ دیا۔ فرمایا میں نے اس کے باپ اور بھائی کی خدمات دیکھی ہیں اب اسے تول اور ماپ کر دیں یہ مناسب نہیں۔

ایک بار آپ کو علم ہوا کہ تجارتی قافلہ مدینہ کے باہر ڈیرہ ڈالے ہے۔ رات کی تاریکی چھائی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو ساتھ لیا اور ان کی پہرہ داری کرنے لگے۔ آپ نوافل ادا کرتے رہے اور پہرہ بھی دیتے رہے۔ آپ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں کو کہا۔ خدا سے ڈرو اپنے بچے کی دیکھ بھال کرو۔ پھر اپنی جگہ پر آ گئے پھر بچے کے رونے کی آواز آئی تو پھر اس کی ماں کو بچے کی خبر گیری کی طرف توجہ دلائی۔ رات کے آخری حصے میں پھر آپ نے بچے کے رونے کی آواز سنی تو پھر اس کی والدہ کو کہا تم کیسی ماں ہو۔ تمہارا بچہ ساری رات بے قرار رہا۔ بچے کی والدہ نے کہا اللہ کے بندے تو نے مجھے ساری رات تنگ کیا۔ میں بچے کا دودھ چھڑا رہی ہوں اور یہ ضد کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اتنے چھوٹے بچے کا دودھ کیوں چھڑا رہی ہو؟ اس نے کہا اس لئے کہ عمرؓ دودھ پیتے بچے کا نفقہ نہیں دیتے جب بچہ دودھ چھوڑ دے تو اس کا گزارہ ملتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کی عمر کتنی ہے۔ اس نے چند ماہ عمر بتلائی تو آپ نے فرمایا اتنی جلدی بچے کا دودھ مت چھڑاؤ۔ صبح کی نماز پڑھی تو نماز میں بہت روئے جب سلام پھیرا تو فرمایا۔ وائے عمر! تو نے کتنے مسلمان بچوں کو قتل کیا۔ پھر آپ نے عام اعلان کروایا کہ بچوں کا دودھ جلد نہ چھڑایا جائے آج سے حکومت ہر پیدا ہونے والے بچے کا گزارہ مقرر کرتی ہے۔

سادہ زندگی

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی زندگی میں ہمیں یہ بات واقعی بہت نمایاں نظر آتی ہے کہ انہوں نے اپنے وجود کو الگ اور منفرد نہ سمجھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو قوم اور امت کا ایک فرد خیال کیا۔ اگر سب کو ایک نعمت میسر نہیں تو انہوں نے بھی اس آسائش کو ترک کر دیا جس سے قوم کا اکثر حصہ محروم ہے۔

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز عتبہ بن ابی فرقد بارگاہ عمر میں حاضر ہوئے تو آپ کھانا کھا رہے تھے عتبہ نے اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔ جب عتبہ آئے تو آپ نے انہیں بھی کھانے میں شامل ہونے کے لئے کہا وہ بھی کھانے میں شریک ہو گئے لیکن کھانا کچھ ایسا سادہ اور موٹا جھوٹا تھا کہ عتبہ کے گلے سے نیچے اترنا مشکل ہو گیا۔ انہوں نے کہا امیر المومنین! کیا باریک قسم کا آٹا آپ کو میسر نہیں۔ آپ نے فرمایا بھلے آدمی کیا سب مسلمانوں کو باریک آٹا میسر ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا عتبہ! تیرا ارادہ ہے کہ اچھی اور لذت دار چیزوں سے اس دنیا

میں ہی متمتع ہو جاؤں اور یہی زہد کی تعریف احادیث میں ہے کہ اگلے جہان کی نعماء پر تجھے زیادہ یقین ہو اس میں کسے کلام ہے کہ اگر خدا کے لئے اس دنیا کی لذتوں کو ترک کیا صرف دنیوی لذتوں پر ہی مرمٹ نہیں گئے تو یقیناً آپ نے یہاں زہد اختیار فرمایا اور اگلی زندگی میں زیادہ رغبت کی۔

وہ شخص جس کے عہد میں اسلام، عراق، شام، مصر، الجزیرۃ، آرمینیا، آذر بائیجان، فارس، خوزستان تک پھیل گیا۔ جس کی ہیبت اور رعب سے عمال کانپتے تھے ان کا لباس اتنا سادہ ہوتا کہ بسا اوقات قمیص پر پیوند لگے ہوتے۔

ایک روز آپ نے کچھ اونٹ جاتے دیکھے۔ پوچھا یہ کس کے ہیں عرض کیا گیا عبداللہ اور عبیداللہ جو آپ کے بیٹے ہیں ان کی ملکیت ہے۔ یہ بیت المال کی رکھ میں چرتے ہیں اس لئے موٹے تازے ہیں۔ فرمایا اس لئے وہاں چراتے ہو کہ تمہارا باپ خلیفہ ہے۔ چنانچہ اونٹ بیچ کر آدھی قیمت ان کو دے دی۔ آدھی بیت المال میں جمع کرادی۔

ایک روز آپ بیت المال کے وظائف تقسیم فرما رہے تھے آپ کی بیٹی آئی ایک درہم اٹھا کر منہ میں ڈال لیا آپ نے اپنی انگلی بچی کے منہ میں ڈالی اور درہم نکال لیا۔ بچی رونے لگ گئی تو فرمایا عمر اور آل عمر کے لئے وہی حق ہے جو ایک دور و نزدیک رہنے والے مسلمان کا ہے۔

اللہ نے جب مسلمانوں کو فراخی عطا فرمائی تو حضرت عمر فاروقؓ نے سٹیٹ کے ہر شہری کا گزارہ مقرر کیا۔ یہ گزارہ اس کی ضرورت اور خدمت کی بناء پر تھا۔ آپ اسلامی مملکت کے سربراہ تھے اس لئے فہرست تیار کرنے والوں نے آپ کا نام سرفہرست لکھا۔ آپ نے فرمایا۔ سرفہرست بنو ہاشم کے نام لکھو۔ پھر آنحضرت ﷺ کے قبیلہ کی شاخوں کے ناموں کو مقدم رکھا۔ جب یہ لکھوا چکے تو فرمایا۔ اللہ اکبر۔ خدا کا شکر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا حق مقدم رکھا۔ ابوعبیدہ بن جراح نے کہا آپ سب کو مقدم کر رہے ہیں فرمایا ابوعبیدہ جس طرح میں نے صبر کیا کرو۔

ایک بار ایک قبطی غلام دوڑ میں عمروؓ بن عاص کے لڑکے سے سبقت لے گیا تو عمروؓ بن عاص کے لڑکے نے قبطی کو مارا اور ساتھ ساتھ کہتا جاتا تھا ہم بڑوں کی اولاد ہیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو شکایت پہنچی آپ نے تحقیق کی اور مصر کے عامل عمروؓ بن عاص اور ان کے لڑکے کو بلوایا۔ قبطی کے ہاتھ میں کوڑا دیا اور فرمایا اسے مارو اور ساتھ ساتھ کہو ہم ستم گروں کی اولاد ہیں۔ جب سزا پوری ہوئی تو عمرو بن عاص قریب ہی کھڑے تھے ان کے سر پر بال نہ تھے۔ فرمایا۔ اب اس کی گنجی کھوپڑی پر کوڑے برساؤ کہ اس کے بیٹے کو اس لئے جرأت ہوئی کہ اس کا باپ گورنر ہے۔ قبطی نے کہا امیر المومنین میں نے بدلہ لے لیا۔ تب حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ عمرو! تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنایا۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے۔

مسلمانوں کی فتوحات خدائی وعدوں کے مطابق تھیں۔ وہ قلت، بے سروسامانی اور اجنبی ہونے کے باوجود فتح مند تھے کہ خدا کا سایہ ان کے سر پر تھا۔ اس تصور کو حضرت عمرؓ دھندلا نا برداشت نہ کر سکتے تھے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی جنگی صلاحیتوں کے آپ معترف تھے۔ آپ نے خود ان کے سپرد بعض معرکے کئے۔ انہیں قائد مقرر کیا۔ لیکن جب آپ نے محسوس کیا کہ خالد اپنی حدود سے متجاوز ہو رہے ہیں۔ تو آپ نے انہیں قیادت سے الگ کر کے دوسرے قائد کو مقرر کیا اور صد آفرین ہے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ پر کہ انہوں نے اطاعت کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہوئے اس عزل کو کبھی اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا اور ایک سپاہی کی حیثیت سے اپنے جوہر دکھاتے رہے کہ اسلام نے ان لوگوں کے دل بدل دیئے تھے۔ وہ خدا کی رضا کے متلاشی تھے اور اجر کی امید اپنے خدا سے رکھتے تھے کہ اس کے حضور اور عاقبت میں جو کچھ ملتا ہے وہ اس دنیا سے بہتر اور اولیٰ ہے۔

سیدنا حضرت عمرؓ نے جو کچھ کیا وہ خدا کے لئے اور امت کی بہتری کے لئے تھا۔ حالانکہ رشتہ میں خالدؓ آپ کے ماموں تھے۔

آپ کے دور میں ہر طرف فتح مسلمانوں کے قدم چومتی رہی۔ رومی پسپائی اختیار کرتے کرتے بیت المقدس میں محصور ہو گئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہم شکست تسلیم کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ مسلمانوں کے خلیفہ آکر صلح کا معاہدہ کریں۔ اس غرض کے لئے آپ نے بیت المقدس کا تاریخی سفر اختیار کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ امیر المومنین جن کی ہیبت اور تدبر کی دھاک دور دور تک بیٹھ گئی تھی۔ کسریٰ اور قیصر کی حکومت کا پرچم جس کے عہد میں سرنگوں ہو گیا تھا اور آج ان ملکوں میں اسلامی پرچم لہرا رہا تھا۔ حضرت عمرؓ مدینہ سے اس حال میں روانہ ہوئے کہ ایک سواری پر آپ اور غلام باری باری سوار ہوتے تھے۔ زادراہ کے طور پر جو، کھجوریں اور روغن زیتون اور پانی کا مشکیزہ تھا۔ آپ نے مدینہ سے روانگی کے وقت ابوعبیدہؓ کو لکھ دیا تھا کہ مجھے جابیہ میں ملیں۔ چنانچہ آپ جابیہ پہنچے تو مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ وہی سادہ لباس زیب تن۔ عرض کیا گیا مناسب نہیں کہ مشرک، امیر المومنین کو اس حال میں دیکھیں۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں سفید جوڑا پیش کیا گیا اور سواری کے لئے عمدہ ترکی گھوڑا۔ آپ نے لباس تبدیل فرمایا۔ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ گھوڑا دم اٹھا کر کلیلیں کرتا چلا۔ تو آپ گھوڑے سے اتر گئے فرمایا لے جاؤ یہ سواری اس سے میرے دل میں عجب اور کبر پیدا ہوا ہے اور لباس بھی اتار کر اپنا وہی لباس پہن لیا جو آپ نے پہلے پہن رکھا تھا چنانچہ اس صورت میں آپ بیت المقدس پہنچے۔ مشرکین نے آپ کو دیکھا تو کہا یہی ہیں وہ اور انہوں نے بیت المقدس کے دروازے کھول دیئے۔

مسابقت فی الخیر

ایک روز آنحضرت ﷺ نے مالی تحریک فرمائی۔ صحابہ نے اس پر لبیک کہا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے ارادہ کیا کہ آج میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا۔ میں گھر گیا اور آدھا مال لا کر رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آئے اور سارا مال جو گھر میں موجود تھا، لے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر گھر کیا چھوڑ آئے ہو۔ عرض کی اللہ اور اس کا رسولؐ ان کے لئے گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے یہ کیفیت دیکھی تو کہا میں اس شخص سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا اور ابوبکرؓ سے اس موقعہ پر حضرت عمر نے کہا۔ ابوبکر! میرے اہل اور میری جان آپ پر قربان بھلائی اور نیکی کا جو بھی دروازہ کھلا آپ اس میں داخل ہونے کے لئے ہم سے سبقت لے گئے۔

عہد خلافت ابوبکرؓ کا واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کے ماحول میں ایک اندھی بڑھیا رہتی تھی۔ میں رات کو جا کر اس کے لئے پانی بھر دیتا اور جو کام ہوتا کر دیتا۔ آپ نے دیکھا کچھ روز سے کوئی دوسرا جا کر اس بڑھیا کا کام کر دیتا ہے۔ میں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ مجھ سے پہلے کون بڑھیا کی خدمت کرتا ہے۔ انتظار کیا تو حضرت ابوبکرؓ تھے۔

خلیفہ ہونے کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ محاذ پر موجود مجاہدین کی بیویوں کے خطوط مجاہدین کے نام گھر گھر جا کر لکھ کر دیتے۔ انہیں سودا سلف بازار سے لا کر دیتے۔

خدمت خلق کا یہ جذبہ، احساس ذمہ داری۔ ہر نیکی کمانے کی خواہش کا تصور اور عمل۔ عمرؓ فاروق کی زندگی میں کتنا نمایاں اور قابل تقلید ہے۔

فراست عمرؓ

فراست اور بصیرت خدا کا عظیم عطیہ ہے۔ اس میں سے بھی آپ کو وافر حصہ عطا ہوا تھا۔

ایک موقعہ پر کسی نے ایک شخص کی دینداری کی بناء پر اس کی تعریف کی اور کہا وہ بڑا وفادار ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم نے کبھی اس کے ساتھ کوئی سفر کیا۔ اس شخص نے منفی میں جواب دیا۔ فرمایا کیا کبھی اس سے تمہارا جھگڑا ہوا۔ اس شخص نے جواب دیا نہیں فرمایا۔ کیا کبھی اس سے تم نے لین دین کیا۔ اس شخص نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا تو فرمایا۔ تب تیرا علم اس کے متعلق کچھ نہیں۔ شاید تو نے اسے مسجد میں سر جھکاتے اور اٹھاتے ہی دیکھا ہے۔

اور یہ سب درست ہے اگر ایک شخص حقوق العباد میں کمزور ہے تو صرف اس کی نماز روزہ تو بھلائی کا معیار نہیں اور صرف اس بناء پر اس کے متعلق کوئی رائے قائم کرنا درست نہ ہوگی۔

دیکھئے ذہانت اور ذکاوت کا معیار آپ نے کیا مقرر فرمایا ہے فرماتے ہیں:۔

تم میں سے ہمیں وہ شخص محبوب ہے جس کی سیرت سب سے اچھی ہے جو بات کرتا ہے تو صاف اور واضح اور جب اس کی آزمائش یا امتحان ہو تو اس کا فعل سب سے اچھا ہو۔

تفقہ فی الدین

آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ جس شخص کے متعلق خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور یقیناً یہ بہت بڑی بھلائی ہے۔ جسے عطا ہو جائے اس کی خوش نصیبی یقینی ہے اور حضرت عمر فاروقؓ کو یہ حکمت عطا کی گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کشف میں دیکھا کہ عمر فاروقؓ نے بہت لمبی قمیص پہن رکھی ہے اور لوگ بھی ہیں ان کی قمیصیں چھوٹی بڑی ہیں لیکن حضرت عمرؓ کی قمیص بہت لمبی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی۔ فرمایا قمیص سے مراد دین ہے۔

ایک دوسری رؤیا میں رسول اللہؐ نے دیکھا کہ آپ نے دودھ سیر ہو کر پیا پھر وہ دودھ حضرت عمر کو پینے کے لئے دیا۔ صحابہ نے اس کی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا اس سے مراد علم ہے۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے کہ علم ہیئت بھی سیکھو کہ بری اور بحری سفر میں یہ تمہاری راہنمائی کرتا ہے اور پھر حضرت عمرؓ قرآن مجید کی سورۃ عبس کی آیات نمبر ستائیس تا اکتیس پڑھتے جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’دیکھو ہم نے زمین سے اناج اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ۔ ان آیات میں علم زراعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سب علم کی شاخیں ہیں دین کا علم اس لئے اہم ہے کہ اس کے ذریعہ خدا کی راہ کے آداب کا علم ہوتا ہے۔ احسن اخلاق کا پتہ چلتا ہے۔ خدا کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔

جب حضرت عمرؓ فاروق، کا وصال ہوا تو ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ آج علم کا دسواں حصہ جاتا رہا۔ کسی نے کہا آپ یہ کہتے ہیں حالانکہ اجل صحابہ موجود ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے جواب دیا۔ علم سے میری مراد وہ نہیں جو تمہاری ہے۔ میری مراد خدا کی معرفت ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ عمرؓ کا علم اگر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسروں کا دوسرے پلڑے میں تو حضرت عمرؓ والا پلڑا جھک جائے گا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ عمر فاروقؓ، عزم، دانش، علم اور دلیری یعنی شجاعت سے پُر تھے۔

امام سیوطی نے باب باندھا ہے جس میں ان اکیس مقامات کا ذکر ہے جن میں حضرت عمرؓ کی رائے قرآن کی رائے کے موافق ہوئی اور یقیناً یہ امر حضرت عمرؓ کی دانش، فکر صحیح اور تعلق باللہ پر دال ہے۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔

1۔ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانا۔

2۔ ازواج مطہرات کا پردہ۔

3۔ ان کے مطالبات پر یہ کہا کہ ایسا نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ تمہیں طلاق دے دیں اور تم سے بہتر

ازواج عطا فرمادے۔

4۔ بدر کے قیدیوں کے بارہ میں۔

5۔ حرمت خمر کے بارہ میں۔

6۔ منافقین کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بارہ میں۔

7۔ بدر کے روز باہر نکل کر لڑنے کی رائے حضرت عمرؓ نے دی۔

8۔ ایک یہودی سے گفتگو میں حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا۔ جو اللہ، ملائکہ، اس کے رسولوں، جبرائیل اور میکائل کا دشمن ہے تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔

9۔ ایک آیت کا شان نزول بھی حضرت عمرؓ کا ایک عمل ہوا کہ خدا کی قسم یہ حقیقی مومن نہیں جب تک آپ کا فیصلہ تسلیم نہ کریں آپ نے اس شخص کو سخت تنبیہہ کی تھی جس نے آنحضرت ﷺ سے فیصلہ کروانے کے بعد حضرت عمرؓ سے فیصلہ کروانا چاہا تھا۔

10۔ بغیر اجازت کسی کے ہاں نہ جانے کا حکم۔

11۔ حضرت عمرؓ کا یہود کے بارہ میں کہنا یہ مغضوب قوم ہے۔

12۔ زنا میں رجم کی سزا۔

13۔ احد کے دن ابوسفیان کے جواب میں آپ کا قول خدا کے قول کے موافق ہوا۔

14۔ اذان میں آپ کی رائے کے موافق حکم خدا ہونا۔

مستجاب الدعوات

حضرت عمر فاروقؓ کو دعا پر ایسا یقین تھا کہ راہ چلتے بچے کا ہاتھ تھام کر عرض کرتے بیٹا! میرے لئے دعا کرو تم نے ابھی گناہ نہیں کیا معصوم ہو۔ یہی مفہوم اور منطوق ہے اس قرآنی آیت کا جو دعائیہ فقرہ ہے کہ:۔

اے رب میں تیری خیر کا محتاج ہوں۔ خیر میری جھولی میں ڈال دے۔

جب تیئس ہجری میں آپ آخری حج کے لئے تشریف لے گئے تو منیٰ میں سواری بٹھا کر زمین پر لیٹ گئے۔ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہیہ سے یوں عرض کی:۔

اے اللہ میری عمر بھی کافی ہوگئی ہے۔ میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ طاقت جواب دے رہی ہے۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ ضائع ہونے اور عقل سٹھیا جانے سے پہلے مجھے اپنے پاس بلالے۔

چنانچہ خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو کشف میں بتلادیا کہ آپ کی اجل قریب ہے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ مرغ نے آپ کو ایک یا دو چونچیں ماری ہیں۔ فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے کہ میرا اب وقت وفات قریب ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نہ صرف یہ کہ مستجاب الدعوات تھے۔ بلکہ آپ اس حدیث کے مصداق تھے کہ:۔

بسا اوقات ایک پراگندہ بال خاک آلود، قسم کھا کر ایک بات کہتا ہے اور اللہ اپنے اس بندے کے قول کی لاج رکھ کر اسے پورا کردیتا ہے۔

مصر کے گورنر سعد بن ابی وقاصؓ نے آپ کی خدمت میں تحریر کیا کہ یہاں یہ رواج ہے کہ نیل میں طغیانی نہ آئے تو کسی نوجوان دوشیزہ کو زیورات وغیرہ پہنا کر بنا سنوار کر نیل کی لہروں کی نذر کرتے ہیں اور امسال بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے نیل میں طغیانی نہیں آئی اور مصر کی زمین زرخیزی سے محروم ہے اور لوگوں نے نقل مکانی شروع کردی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عامل کو لکھا۔ اسلام میں ہرگز نہ ہوگا۔ اسلام پہلی بدعتوں اور لغو باتوں کو ختم کرنے کے لئے آیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کو خط بھجوایا اس میں ایک رقعہ بھی تھا۔ فرمایا۔ یہ میرا رقعہ نیل میں پھینک دو۔ اس رقعہ کی عبارت یہ تھی:۔

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی جانب سے نیل مصر کے نام۔ دیکھ اگر تو اپنی منشاء سے طغیانی لاتا تھا تو بے شک نہ لا۔ لیکن اگر خدا تجھ میں طغیانی لاتا تھا تو میں خدا واحد وقہار سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھ میں طغیانی لے آئے اور یہ رقعہ ان کے مخصوص دن سے ایک روز پہلے نیل میں پھینک دیا۔ اگلی صبح اہل مصر نے دیکھا کی نیل میں دس ہاتھ طغیانی آگئی اور قحط سالی دور ہوگئی۔

دوسرا واقعہ، عین الرمادۃ میں نزول باران رحمت کی مدینہ میں وہ دعا ہے جب آپ نے سیدنا عباسؓ عم رسول کو ساتھ لے کر بہتے آنسوؤں سے خدا کے حضور دعا کی تھی اور دعا سیدھی عرش کے پایہ سے ٹکرائی اور دعا سے ابھی فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ چھم چھم مینہ برسنے لگا۔

اولیات عمرؓ

حضرت عمرؓ کی سیرت وسوانح پر تحقیقی کام کرنے والوں نے ایک باب یہ بھی باندھا ہے کہ وہ کونسے امور ہیں جن میں اولیت حضرت عمرؓ کو حاصل ہوئی اور یقیناً یہ امر بھی باعث فضیلت ہوتا ہے کہ کسی اچھے عمل میں پہل کی سعادت کسے نصیب ہوئی۔ اس بارہ میں علماء نے مختلف امور بیان کئے ہیں۔

حضرت علیؓ ایک روز رمضان کے مہینہ میں مساجد میں قندیلیں روشن دیکھ کر فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ کی قبر کو منور فرمائے کہ انہوں نے ہماری مساجد کو منور کیا۔ یعنی ان میں روشنی کا انتظام کیا۔

مسلمانوں کی مردم شماری کا پہلا انتظام حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ رجسٹر میں ان کے نام درج کئے پھر ان کے لئے گزارے مقرر فرمائے۔

بیت المال کا قیام آپ نے فرمایا۔ مختلف ممالک میں قاضیوں کا تقرر فرمایا۔ مختلف ممالک میں نئے شہر آپ نے آباد کئے۔ سن ہجری سے تاریخ کی تدوین کی ابتداء آپ نے فرمائی۔ رمضان میں تراویح کے انتظام کا آغاز فرمایا۔

رات کو گشت شروع کیا تاکہ رعایا کے حالات سے واقف ہوں اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی کرسکیں۔ عربوں میں ایک بری عادت مخالف کی ہجو تھی۔ آپ نے اس پر سزا مقرر فرمائی۔ شراب کی حد 80 درے مقرر فرمائی۔ متعہ کی مطلق ممانعت فرمائی۔ مصر سے بحری راستہ کے ذریعہ گندم منگوانے کا انتظام فرمایا۔ مسجد نبی کی توسیع آپ نے فرمائی اور اس کا نیا فرش بنوایا۔ مقام ابراہیم کو بیت اللہ سے الگ کیا۔ آپ سے پہلے وہ بیت اللہ سے ملحق تھا۔ غلہ کے لئے سٹور آپ نے تعمیر کروائے۔ خلیفہ کے لئے امیر المومنین کا لقب آپ نے اختیار فرمایا۔ اسی طرح آپ نے مجلس انتخاب خلافت قائم فرمائی۔

شہادت عمرؓ

سیدنا عمر فاروقؓ یہ دعا کیا کرتے تھے، اللہ مجھے اپنے نبی ﷺ کے شہر یعنی مدینہ میں شہادت عطا فرما۔

ایک روز صبح کی نماز کے لئے لوگوں کو جگا کر مسجد میں نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ مغیرہ شعبہؓ کا عجمی غیر مسلم غلام ابولولو آپ کے عین پیچھے کھڑا ہوگیا اور آپ کی گردن اور پیٹ پر زہر میں بجھے ہوئے خنجر سے متعدد وار کئے۔

لوگ آپ کو اٹھا کر گھر لائے۔ زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ فرمایا۔ یرفاء! مجھے پانی پلاؤ۔ زخموں سے پانی کے ساتھ خون ملا ہوا نکلا تو یرفاء نے کہا۔ الحمدللہ منجمد خون نکل گیا۔ لیکن وہاں تو انتڑیاں کٹ گئی تھیں۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ زخموں سے بہہ نکلا۔ اب معلوم ہوا کہ زخم کاری ہیں۔ آپ کے جانبر ہونے کی امید نہیں۔ لوگوں نے کہا۔ آپ کتاب اللہ اور سنت کے مطابق عمل فرماتے تھے اور اس سے سرموانحراف نہ کرتے تھے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فرمایا تم میری امارت پر رشک کرتے ہو۔ میں تو چاہتا ہوں برابر ہی چھوڑ دیا جاؤں۔ نہ میرا اللہ کے ذمہ کچھ نکلے نہ اس کا میرے ذمہ۔ جاؤ مشورہ سے امارت کا انتخاب کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے باپ کو سینے کے سہارے سے بٹھایا ہوا تھا۔ فرمایا۔ بیٹا ام المومنین عائشہؓ کے پاس جاؤ۔ میرا اسلام عرض کرکے کہنا اگر آپ برا محسوس نہ کریں تو میری خواہش ہے کہ حجرہ نبوی میں میرے دوساتھیوں کے ساتھ مجھے دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ اگر آپ تنگی محسوس کریں تو بقیع میں مجھ سے بہتر صحابہ اور ازواج مطہرات دفن ہیں۔ مجھے بھی وہیں دفن کردینا۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ گئے۔ تو ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں خوشدلی سے اجازت دیتی ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے دس برس چھ ماہ پانچ روز خلافت کی۔ تریسٹھ سال کی عمر پائی 23 ہجری بروز بدھ 26 ذی الحج کو آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور 24 ہجری کو یہ آفتاب اس دنیا کے افق سے غروب ہوکر اگلی دنیا میں طلوع ہوا اور وہ دروازہ جو فتنوں کا بند تھا ٹوٹ گیا۔ افسوس! پھر یہ دروازہ بند نہ ہوسکا۔

بقیہ صفحہ 4 پر

آرام کی وجہ سے آج نماز تہجد کے لئے پہلے وقت پر میری آنکھ نہیں کھلی۔

لیٹنے کی کیفیت

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ لیٹنے لگتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ محشر کے روز مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔

اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ بستر پر لیٹتے تو کہتے۔ اے اللہ تیرے نام پر ہی میری موت آئے گی اور اسی پر پھر مجھے زندگی ملے گی۔

اور جب سو کر اٹھتے تو کہتے تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سزاوار ہے۔ جس نے ہمیں موت کے بعد پھر زندگی بخشی ہے اور اسی کی طرف متوجہ ہونے کے لئے ہمارا جاگنا اور اٹھنا ہے۔

کروٹ بدلنے کے وقت

کی دعا

سنن نسائی میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو سوتے وقت کروٹ بدلتے تو کہتے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی بھی قابل پرستش نہیں ہے وہ دیکھتا ہے اور ہر ایک پر اس کا کامل تصرف ہے وہ آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں پایا جاتا ہے اس کا پروردگار ہے اور غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

قبرستان میں دعا کرنا

صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ جب بھی آنحضرت ﷺ کی باری میرے گھر میں ہوتی تھی تو آپ ہمیشہ رات کے پچھلے حصہ میں مقبرہ بقیع کی طرف تشریف لے جاتے اور وہاں جا کر کہتے

اے جماعت مومنین کے گھر کو آباد کرنے والو! السلام علیکم جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا وہ تم پر آگئی اور ابھی ایک منزل طے کرنی باقی ہے۔ جس کی میعاد تمہارے لئے کل کا دن ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی تم سے ملنے والے (ہی) ہیں۔ اے اللہ! بقیع کے رہنے والوں کو جو کیکر کے درختوں کے جھنڈ میں آپڑے ہیں۔ بخش دے۔

(الفضل 18 ستمبر 1930ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

10 نومبر 2009ء

12-50 am لقاء مع العرب
1-55 am فرنچ پروگرام
2-15 am گلشن وقف نو
3-20 am خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء
4-25 am طب وصحت
4-50 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-10 am تلاوت، درس حدیث،
5-55 am لقاء مع العرب
7-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء
8-20 am فرنچ ملاقات
9-40 am طب وصحت
10-10 am جلسہ سیرت النبی ﷺ
12-00 pm تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-00 pm بستان وقف نو
2-05 pm سوال وجواب
3-00 pm سائنس میوزیم
3-30 pm سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4-00 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm سندھی سروس
6-10 pm تلاوت، درس ملفوظات
7-05 pm یسرنا القرآن
7-30 pm بنگلہ پروگرام
8-35 pm لجنہ اماء اللہ
9-10 pm بستان وقف نو
10-15 pm سوال وجواب
10-55 pm یسرنا القرآن
11-30 pm سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے

11 نومبر 2009ء

12-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am عربی سروس
1-35 am عربی سروس خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء
2-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am بستان وقف نو
4-10 am لجنہ اماء اللہ اجتماع
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am تلاوت
5-25 am یسرنا القرآن
5-55 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
6-25 am لقاء مع العرب
7-25 am سائنس میوزیم
8-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am عربی سیکھئے
8-30 am سوال وجواب
9-10 am انتخاب سخن
10-10 am لجنہ اماء اللہ
11-55 am چلڈرن کلاس
12-05 pm تلاوت، درس حدیث
12-55 pm چلڈرن کلاس
1-50 pm ہومیوپیتھی
2-20 pm سوال وجواب
3-20 pm انڈونیشین سروس
4-20 pm سواحیلی سروس
5-20 pm تلاوت، درس حدیث
5-40 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 1985ء
7-10 pm بنگلہ پروگرام
8-15 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-30 pm گلشن وقف نو
10-25 pm سوال وجواب
11-25 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-40 pm درس حدیث

12 نومبر 2009ء

2-00 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-35 am گلشن وقف نو
3-25 am جلسہ سالانہ جرمنی
4-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 1985ء
5-15 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am تلاوت، درس حدیث
5-55 am لقاء مع العرب
7-10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-25 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مارچ 1985ء
8-55 am سفید بادلوں کی سرزمین
9-15 am ہومیوپیتھی
9-45 am جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am تلاوت، درس ملفوظات
11-35 am بستان وقف نو
1-00 p-m فیتھ میٹرز
2-05 pm ملاقات پروگرام (انگریزی)
3-05 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm پشتو سروس
5-00 pm تلاوت، درس ملفوظات
5-30 pm یسرنا القرآن
5-55 pm جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
6-55 pm شوٹر شونڈے
8-00 pm ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 pm خلافت احمدیہ
9-20 pm یسرنا القرآن
9-45 pm ملاقات پروگرام (انگریزی)
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm فیتھ میٹرز

بقیہ از صفحہ 2

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم کنری 8 اگست 2009ء کو کراچی میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ بہت بہادر، صابر وشاکر، خاموش طبع، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق کی مالک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 8 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور کی ساس تھیں۔

مکرم مرزا غلام کبریا صاحب

مکرم مرزا غلام کبریا صاحب ابن مکرم غلام صادق مغل صاحب 23 ستمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے حلقہ راج گڑھ لاہور میں بحیثیت سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔

مکرم شریف الرحمٰن صاحب چوہدری

مکرم شریف الرحمٰن صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم جرمنی میں دل کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم باسکٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ عرصہ 34 سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ 10 سال تک جماعت Eschersheim (فرینکفورٹ) میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سیف علی شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ کی تیسری بار کیموتھراپی شوکت خانم ہسپتال لاہور میں 29 اکتوبر 2009ء سے شروع ہو چکی ہے جو کہ تین ماہ تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد آپریشن متوقع ہے۔ علاج کے باوجود بھی تیسری دفعہ ٹیومر مثانہ اور Rectum کے ساتھ پھیل گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس طریقہ علاج میں برکت ڈالے اور عزیزم کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حقیقۃ الوحی کوئز

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو امسال فیصلہ جات شوریٰ کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف مبارک حقیقۃ الوحی کو پڑھانے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ایک کوئز مقابلہ کا اہتمام کروانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 27 ستمبر 2009ء کو پورے پاکستان میں علاقائی سطح پر اضلاع سے منتخب شدہ خدام کا تحریری پرچہ لیا گیا۔ اس پرچہ میں پاکستان بھر سے کل 101 خدام نے حصہ لیا۔ جن میں سے 17 خدام کوئز مقابلہ کے سیمی فائنل کیلئے منتخب ہوئے۔

یہ سیمی فائنل اور فائنل مقابلہ جات مورخہ 17، 18 اکتوبر 2009ء کو لاہور میں منعقد ہوئے۔

17 اکتوبر 2009ء کو عصر کے بعد سیمی فائنل مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ منتخب شدہ خدام کو 5 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ سیمی فائنل میں ہر گروپ سے پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے خادم نے فائنل کیلئے کوالیفائی کیا۔ فائنل کوئز مقابلہ کیلئے 5 خدام منتخب ہوئے۔

ان پانچ خدام کے مابین ایک دلچسپ فائنل مقابلہ مورخہ 18 اکتوبر 2009ء کو دارالذکر لاہور میں ایم ٹی اے کے سٹوڈیو میں منعقد کیا گیا۔ اس فائنل مقابلہ میں مرکزی مہمان مکرم لقمان احمد کشور صاحب مہتمم تربیت نومبائعین نے شرکت کی۔ اس فائنل مقابلے میں مکرم عدیل شہزاد صاحب القمر سرگودھا اول، مکرم انصر شریف صاحب جوہر ٹاؤن لاہور دوم، مکرم توقیر احمد آصف صاحب دارالحمد فیصل آباد سوم، مکرم قیصر محمود صاحب دارالفتوح ربوہ چہارم اور مکرم ملک انعام الحق صاحب گولارچی بدین پنجم قرار پائے۔ اس مقابلہ میں اول، دوم اور سوم آنے والے خدام کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے گئے۔

اول: -/15,000 روپے نقد، روحانی خزائن کا سیٹ، سند امتیاز

دوم -/10,000 روپے نقد، روحانی خزائن کا سیٹ، سند امتیاز

سوم -/5,000 روپے نقد، روحانی خزائن کا سیٹ، سند امتیاز

اس کے علاوہ اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے تمام خدام کو ایک ایک ہزار روپیہ نقد اور سند امتیاز دی گئی۔ سیمی فائنل اور فائنل میں شرکت کرنے والے ہر خادم کو سند شرکت دی گئی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی خزائن کو سمیٹنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مستحق طلبہ کی امداد

۞ جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس

3۔ درسی کتب کی فراہمی

4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم منیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سراج دین صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ کچھ دنوں سے بلڈ پریشر، ضعف اور بڑھاپا کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ کھانسی بھی آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم ممتاز احمد شکیل صاحب تحریر کرتے ہیں۔ میرے والد مکرم مہر محمد حیات صاحب گھگھ آف ڈاور نزد ربوہ ایک ماہ سے شدید علیل ہیں۔ تاحال تشخیص نہیں ہوسکی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے والد صاحب کو مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

این آر او پر عدالتی فیصلہ تسلیم کریں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ میثاق جمہوریت پر کام تیز کیا جائے گا۔ 17ویں ترمیم اور 58ٹو بی کو جلد ختم کردیں گے۔ احتساب کا عمل بھی میثاق جمہوریت کے مطابق کیا جائے گا۔ جنرل مشرف کی 3 نومبر کی ایمرجنسی کو تسلیم نہیں کیا۔ پارٹی اجلاس میں متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ این آر او کو پارلیمنٹ میں نہیں لایا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ این آر او کے بارے میں فیصلہ عدالت پر چھوڑتے ہیں جو بھی عدالتی فیصلہ ہوگا اس کو تسلیم کریں گے۔

دو ریل گاڑیوں میں تصادم، 20افراد جاں بحق 60زخمی

کراچی میں علامہ اقبال ایکسپریس اور مال گاڑی کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجے میں عورتوں اور بچوں سمیت 20/افراد جاں بحق اور 60زخمی ہوگئے جبکہ ٹرینوں کے انجن اور کئی بوگیاں تباہ ہوگئیں۔ حادثہ لانڈھی سے آگے جمعہ گوٹھ ریلوے سٹیشن کے نزدیک اس وقت پیش آیا جب لاہور سے آنے والی مسافر ٹرین علامہ اقبال ایکسپریس مال گاڑی سے زوردار دھماکہ سے ٹکرائی۔ مال گاڑی اپ ٹریک پر کھڑی ہوئی تھی اور عینی شاہدین کے مطابق سگنل بند ہونے کے باوجود علامہ اقبال ایکسپریس کے ڈرائیور نے گاڑی نہیں روکی جس کی وجہ سے دونوں ٹرینیں زوردار دھماکے سے ٹکرائیں۔

پاکستان کے ہاتھوں نیوزی لینڈ کی شکست

پاکستان نے پہلے ون ڈے میچ میں نیوزی لینڈ کو تمام شعبوں میں آؤٹ کلاس کرتے ہوئے 138رنز کے بھاری مارجن سے شکست دیدی۔ ابوظہبی میں ہونے والے میچ میں پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے نیوزی لینڈ کو جیتنے کیلئے 288رنز کا ہدف دیا۔ جواب میں نیوزی لینڈ کی تمام ٹیم 149رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ شاہد آفریدی اپنے شاندار کھیل کی بدولت مین آف دی میچ رہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔نومبر	
طلوع فجر	5:00
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔ قربانی بکرا -/7500روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/3800روپے

﴾ نائب ناظر ضیافت ربوہ ﴿

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400روپے
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
042-5715591
0300-8560433
طالب دعا: عامر سجاد

ماشاءاللہ گیزرز
طالب دعا: محمد ارشد
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

Cure Herbals TM
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہوجائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

SUZUKI
MINI MOTORS
40 Years of Success
Authorized Dealer
Pak Suzuki Motor Co. Ltd.
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.
Tel: 5873384 - 5712119
www.minimotors.pk

FD-10